مولانا عبدالواحد صاحب

فضائلِ اصحابِ محمدؐ

ابتدائے آفرینش سے لیکر سید المرسلین خاتم النبیین حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم تک بندگانِ خدا کی رشد و ہدایت اور رہبری و رہنمائی کے لیے کم و بیش ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء و رسل مبعوث ہوئے۔

"تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ" [1]

کے تحت ان کے درجات و مراتب ایک دوسرے سے جداگانہ تھے۔ اسی طرح ان انبیاء و رسل کی اُمتوں میں بھی تفاوت تھا، ان انبیاء و رسل میں جس طرح سید المرسلین، خاتم النبیین، رحمۃ للعالمین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام و مرتبہ سب سے افضل و اعلیٰ ہے بعینہٖ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی امت بھی سابقہ امم سے اعلیٰ صفات کی حامل اور برگزیدہ ہے ارشادِ خداوندی ہے:—

وَكَذَٰلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِّتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا [2]

"اور اسی طرح ہم نے تم کو (اے امت رسول مقبولؐ) بہترین امت بنایا تاکہ تم لوگوں پر گواہ بنو اور رسول تمہارا گواہ ہوگا۔"

ارشاد خداوندی ہے:—

"كُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ" [3]

---

[1] سورہ البقرہ۔ [2] سورہ البقرہ۔ [3] سورہ آلعمران

"تم کو لوگوں میں سے بہتر اُمّت قرار دیا گیا ہے۔ تم لوگوں کو نیکی کا حکم دیتے ہو اور
بُرائی سے منع کرتے ہو۔"

آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ دیگر انبیا و رسل جنّت میں داخل نہ ہوں گے
جب تک پہلے میں جنّت میں داخل نہ ہو جاؤں (اسی طرح) دُوسرے تمام انبیاء و رُسل
کی اُمتیں جنّت میں داخل نہ ہو سکیں گی جب تک میری اُمت پہلے جنّت میں داخل نہ ہو گی۔

اس مذکورہ مختصر تمہید سے معلوم ہُوا کہ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمّت کو باقی تمام
سابقہ اُمتوں پر برتری اور فضیلت حاصل ہے، اب سوال ہے کہ اس اُمت میں سب سے
زیادہ نیک اور اچھے لوگ ہیں، ان کے درجات و مراتب کیا ہیں، ان سے محبّت رکھنا خدا و
رسُول کے نزدیک کتنا عزیز ہے، اور ان سے بغض و عداوت رکھنا کیسا ہے؟
چنانچہ ان سب سوالات کے جوابات ذیل کے مضمون سے ملاحظہ فرمائیے

سب سے اچھے کون؟

آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات یہ ہیں :-

(۱) میری اُمّت کے بہترین لوگ میرے زمانے کے لوگ ہیں، پھر وُہ لوگ بہتر ہیں جو ان سے متصل و پیوستہ ہیں، پھر وُہ لوگ بہتر ہیں جو ان سے متصل ہیں، پھر ان تین فرقوں کے بعد لوگوں کی ایک ایسی جماعت پیدا ہو گی جو بغیر طلب و خواہش کے گواہی دے گی۔ (یعنی ان سے گواہی دینے کو نہ کہا جائے گا بلکہ وُہ خود بخود گواہی دے گی) اور ایسے لوگ ہوں گے جو خیانت کریں گے اور ان کی امانت و دیانت پر بھروسہ نہ کیا جائے گا۔ اور ایسے لوگ ہوں گے جو نذر مانیں گے مگر نذر کو پورا نہ کریں گے، اور ان میں موٹاپا پیدا ہو جائے گا[۱]

(۲) آپؐ نے فرمایا "میرے اصحاب کی تعظیم و تکریم کرو اس لئے کہ وُہ تمہارے بزرگ ترین آدمی ہیں، پھر وُہ لوگ بہتر اور قابل عزّت ہیں جو ان کے قریب ہیں اور پھر وُہ لوگ بہتر اور لائق تکریم ہیں جو ان سے متصل و پیوستہ ہیں[۲]

[۱] بخاری و مسلم　[۲] جامع ترمذی

(۳) عبداللہ بن بریدہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میرے اصحاب میں سے جو شخص جس زمین میں مرے گا وہاں سے اس حال میں اٹھایا جائے گا۔ وہ اس زمین کے لوگوں کو بہشت کی طرف کھینچنے والا ہوگا اور قیامت کے دن لوگوں کیلئے نور ہوگا[۱]

(۴) حضرت جابرؓ سے مروی ہے کہ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، اس مسلمان کو آگ (یعنی دوزخ کی آگ) نہیں چھوئے گی جس نے مجھ کو دیکھا ہو (بحالت ایمان) یا اس شخص کو دیکھا ہو جس نے مجھے دیکھا[۲]

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ اس امت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک سب سے اچھے قابل عزت، لائق توقیر و تکریم اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، یہی وہ لوگ ہیں جنھوں نے آپ کا ہر دکھ درد، رنج والم حضر و سفر اور ہجرت و اقامت میں قولی، فعلی، مالی، جانی، ہر طرح سے ساتھ دیا۔

اصحابِ محمدؐ کے درجات و مراتب :-

آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تیار کردہ جماعت (اصحاب محمدؐ) قدوسیوں اور پاکباز نفوس کی جماعت تھی، ان کی اسلام سے وابستگی، خدا اور رسولِ خدا سے شیفتگی، ان کی اخلاقی طہارت، ان کے درجات و مراتب، فضائل و شمائل اور خصوصیات کا اللہ تعالیٰ نے اپنے جس مخصوص انداز میں نقشہ کھینچا ہے وہ یہ ہے :-

مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰہِ وَ الَّذِیْنَ مَعَہٗ اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَھُمْ تَرٰھُمْ رُکَّعًا سُجَّدًا یَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰہِ وَرِضْوَانًا سِیْمَاھُمْ فِیْ وُجُوْھِھِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ذٰلِکَ مَثَلُھُمْ فِی التَّوْرٰىةِ وَ مَثَلُھُمْ فِی الْاِنْجِیْلِ کَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْاَہٗ فَاٰزَرَہٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰی عَلٰی سُوْقِہٖ یُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِیَغِیْظَ بِھِمُ الْکُفَّارَ وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْھُمْ

---

[۱] جامع ترمذی [۲] جامع ترمذی

مَغْفِرَةً وَّ اَجْراً عَظِيماً" [۱]

محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسُول ہیں اور جو لوگ آپ کے صحبت یافتہ ہیں وُہ کافروں کے مقابلہ میں نہایت سخت اور تیز ہیں اور آپس میں مہربان ہیں، اے مخاطب تو ان کو دیکھے گا کہ وُہ (کبھی) رکوع کر رہے ہیں (اور کبھی) سجدہ کر رہے ہیں، اللہ کے فضل اور رضامندی کی جستجو میں لگے ہیں، ان کے آثار بوجہ تاثیر سجدہ کے ان کے چہروں پر نمایاں ہیں۔ یہ ان کے اوصاف توراۃ اور انجیل میں ہیں ان کا یہ وصف ہے کہ جیسے کھیتی نے اپنی سوئی نکالی پھر اس نے اس کو قوی کیا پھر وُہ اور موٹی ہوئی۔ پھر اپنے تنے پر سیدھی کھڑی ہوگئی کہ کسانوں کو بھلی معلوم ہونے لگی تاکہ ان سے اللہ تعالیٰ کافروں کو غصّہ میں لائے۔ اللہ تعالےٰ نے ان صاحبوں سے جو کہ ایمان لائے ہیں اور نیک کام کر رہے ہیں مغفرت اور اجرِ عظیم کا وعدہ کر رکھا ہے۔

قرآن حکیم میں اسی جماعت کو حکمرانی و بادشاہت عطا فرما دینے کا وعدہ کیا۔ ارشادِ خداوندی ہے :۔۔۔۔۔۔

"وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ" [۲]

تم میں سے جو ایمان دار اور نیک اعمال والے ہیں ان سے خدا کا وعدہ ہے کہ وُہ انھیں زمین کی بادشاہت عطا فرمائے گا۔

ظاہر ہے کہ "منکم" کا خطاب اُن مُسلمانوں سے ہے جو آں حضرتؐ کے زمانے میں تھے۔ اب تاریخ شاہد ہے کہ اسی بادشاہت پر آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت ابوبکر صدّیق رضؓ، حضرت عمر فاروقؓ اور حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ علی الترتیب سرفراز اور متمکن ہُوئے۔

چنانچہ یہی وُہ قدوسیوں (اصحابِ محمدؐ) کی جماعت تھی۔ جو آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبّت میں سرشار تھی۔ جو اخلاق و رُوحانیت کے اعلیٰ ترین مراتب پر فائز تھی، یہی وہ اصحابِ محمدؐ تھے جو ایک صدی کے عرصہ میں معمورہ ارض پر چھا گئے، اقوامِ عالم کے لئے رشد و ہدایت قرار پائے

---

[۱] سورہ الفتح پ۲۶۔ [۲] سُورہ النور پ۱۸

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

"اَصْحَابِی کَالنُّجُومِ فَبِاَیِّہِمُ اقْتَدَیْتُمْ اِھْتَدَیْتُمْ" [1]

"میرے اصحاب ستاروں کی مانند ہیں، ان میں سے تم جس کی اقتداء کرو گے ہدایت پاؤ گے"۔

چنانچہ یہی وہ اصحابِ محمدؐ ہیں جن میں سے بعض ایسے تھے جو مکہ میں آباد تھے لیکن انھوں نے اسلام کی اپنے مکانات و محلات، جائداد و املاک کو خیرباد کہا، ماں باپ بہن بھائیوں اور قبیلہ و برادری کو چھوڑ کر مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ میں پناہ گزین ہوئے اور اپنی زندگیاں خدمتِ دینِ اسلام اور اطاعتِ رسولِ مقبول میں وقف کر دیں، جن کو مہاجرین کہا گیا، اور اصحابِ محمدؐ میں وہ لوگ جو مدینے کے رہنے والے تھے، جنھوں نے مہاجرین کو اپنے کاروباروں میں شریک کیا، ان کو مکانات کی سہولتیں بہم پہنچائیں، ان کے ہر قسم کے دکھ درد میں تعاون کیا، اور اخوت و محبت کا وہ نمونہ پیش کیا کہ اسلامی تاریخ میں وہ ابدالآباد زندہ جاوید رہے گا۔

چنانچہ انہی اصحابِ محمدؐ (مہاجرین و انصار) کی اللہ تعالیٰ نے علیحدہ علیحدہ تعریف و توصیف بیان فرمائی۔ ان کی اسلامی خدمات کو سراہا، ان کے لئے اجر و ثواب اور ان کے فضائل و شمائل کو آشکارا کیا۔

مہاجرین کے فضائل و شمائل اور اجر و ثواب:-

(۱) اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِیْنَ ھَاجَرُوْا وَجَاھَدُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اُولٰٓئِکَ یَرْجُوْنَ رَحْمَتَ اللّٰہِ وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ [2]

بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے اور انھوں نے (راہِ خدا میں) ہجرت کی، اور راہِ خدا میں جہاد کیا یہ لوگ رحمت خداوندی کے امیدوار ہیں اور اللہ تعالیٰ (ایسے لوگوں کو) بخشنے والا مہربان ہے۔

(۲) فَالَّذِیْنَ ھَاجَرُوْا وَاُخْرِجُوْا مِنْ دِیَارِھِمْ وَاُوْذُوْا فِیْ سَبِیْلِیْ وَقٰتَلُوْا وَقُتِلُوْا

---

[1] رزین　[2] سورہ البقرہ پ ۲

لاُکَفِّرَنَّ عَنْھُمْ سَیِّاٰتِھِمْ وَلاُدْخِلَنَّھُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰہِ وَاللّٰہُ عِنْدَہٗ حُسْنُ الثَّوَابِ " [۱]

"پس جن لوگوں نے ہجرت کی اور (وہ) اپنے گھروں سے نکالے گئے اور تکلیفیں سہنے لگے میری راہ میں اور جہاد کیا اور شہید ہوگئے، میں ضرور ان لوگوں کی خطایئں معاف کر دوں گا، اور ضرور ان کو ایسے باغوں میں داخل کروں گا جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی، یہ عوض اُن کو اللہ کے پاس سے ملے گا اور اللہ ہی کے پاس اچھا عوض اور بدلہ ہے "

(۳) اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَھَاجَرُوْا وَجَاھَدُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ بِاَمْوَالِھِمْ وَاَنْفُسِھِمْ اَعْظَمُ دَرَجَۃً عِنْدَ اللّٰہِ وَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْفَآئِزُوْنَ ○ یُبَشِّرُھُمْ رَبُّھُمْ بِرَحْمَۃٍ مِّنْہُ وَرِضْوَانٍ وَّجَنّٰتٍ لَّھُمْ فِیْھَا نَعِیْمٌ مُّقِیْمٌ خٰلِدِیْنَ فِیْھَا اَبَدًا اِنَّ اللّٰہَ عِنْدَہٗ اَجْرٌ عَظِیْمٌ [۲]

جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے اللہ کے لئے ترک وطن کیا۔ اور اللہ کی راہ میں اپنی جان اور مال سے جہاد کیا۔ وہ درجہ میں اللہ کے نزدیک بہت بڑے ہیں اور یہی لوگ پورے کامیاب ہیں، ان کا رب ان کو بشارت دیتا ہے اپنی طرف سے بڑی رحمت اور بڑی رضامندی اور جنت کے ایسے باغوں کی کہ ان کے لئے ان باغوں میں دائمی نعمت ہوگی (اور) ان میں (وہ) ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے، بلاشبہ اللہ کے پاس بڑا اجر ہے "

انصار کے فضائل و شمائل اور اجر و ثواب :۔

انصار صحابہ کرام کی اسلامی خدمات مسلّم ہیں، ہر آڑے وقت میں انھوں نے آں حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم اور مہاجرین مسلمانوں کا ساتھ دیا، ہر لحاظ سے حقِ اخوّت و محبّت ادا کیا چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کی تعریف و توصیف اور ان کے فضائل و شمائل کا تذکرہ اس طرح بیان فرمایا:۔

وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَھَاجَرُوْا وَجَاھَدُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَالَّذِیْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْا اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا لَھُمْ مَّغْفِرَۃٌ وَّرِزْقٌ کَرِیْمٌ ○ [۳]

---

[۱] سورۃ آل عمران پ۴ [۲] سورۃ التوبہ پ۱۰ [۳] سورۃ الانفال پ۱۰

اور جو لوگ (اوّل) مسلمان ہوئے اور انہوں نے (ہجرت نبویہ کے زمانہ میں) ہجرت
کی اور اللہ کی راہ میں جہاد کرتے رہے، اور جن لوگوں نے (ان مہاجرین کو) اپنے
ہاں ٹھہرایا اور ان کی مدد کی یہ وہی لوگ ہیں جنھوں نے ایمان کا پورا حق ادا کر دیا۔
ان کے لئے (آخرت میں) بڑی مغفرت اور (جنّت میں) بڑی معزز روزی ہے،

قارئین کرام! غور فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نے اصحاب محمدؐ کو مہاجر و مجاہد کے القابات سے کس طرح نوازا ہے۔ انھیں فوز و کامرانی اور لوائے رضا سے کس طرح نوازا، ان کے درجات اور مراتب کو کس طرح نہایت لطافت سے بیان کیا۔ ان کو اجر عظیم کی بشارتوں سے کس طرح مسرور کیا ؎

این سعادت بزور بازو نیست ✲ تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

چنانچہ ان پاک نفوس کی تطہیر و طہارت کی شہادت و گواہی عیسائیوں کی بائبل میں بھی ملتی ہے جس کی نشان دہی اُوپر قرآن مجید نے بھی کی۔ اگرچہ آج کل کی بائبل میں اس کو مسخ کیا جا چکا ہے۔ اُردو بائبل مطبوعہ ۱۸۷۰ء چھاپہ مرزا پور میں کتاب استثناء ۳۳ : ۲ میں اس طرح مذکور ہے "دس ہزار قدوسیوں کے ساتھ آیا" نیز شاہ جیمز کی بائبل ریوائزڈ ورشن، آتھورائزڈ ورشن اور دی نیو انگلش بائبل میں یہ ہے "وہ دس ہزار قدوسیوں کے ساتھ آیا"

یاد رہے کہ بائبل کی یہ پیش گوئی فتح مکہ کے موقع پر صادق آتی ہے۔ فتح مکہ کے وقت آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم دس ہزار صحابۂ کرام کے ساتھ مکہ معظمہ میں فاتحانہ حیثیت میں داخل ہوئے

اصحابِ محمدؐ سے دوستی اور محبّت کے ثمرات :-

اصحابِ محمدؐ امت کے لئے بمنزلہ راہ رشد و ہدایت ہیں، چنانچہ عرباض بن ساریہؓ سے ایک مطول حدیث مروی ہے جس کا ایک ٹکڑا یہ ہے کہ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :-

"فَاِنَّهٗ مَنْ يَّعِشْ مِنْكُمْ بَعْدِىْ فَسَيَرٰى اِخْتِلَافًا كَثِيْرًا فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِىْ
وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ تَمَسَّكُوْا بِهَا وَعَضُّوْا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ" [1]

"کہ جو شخص میرے بعد تم میں سے زندہ رہے گا وہ بہت اختلافات کو دیکھے گا (اس وقت) تم پر لازم ہے کہ تم میرے اور ہدایت یافتہ خلفاء راشدین کے طریقے کو لازم پکڑو۔ تمہارے لئے نہایت ضروری ہے کہ تم اس پر مکمل کاربند رہو۔"

اسی طرح عبداللہ بن عمرو سے ایک مطول حدیث مروی ہے جس کا اختصار یہ ہے کہ آپؐ نے فرمایا کہ بنو اسرائیل بہتر ۷۲ فرقوں میں بٹ گئے اور میری اُمت تہتر گروہوں میں تقسیم ہو جائے گی، لیکن سوائے ایک کے سب کے سب لائق جہنم ہوں گے۔ پوچھا گیا کہ وہ واحد گروہ کونسا ہوگا۔ آپؐ نے فرمایا ما انا علیہ واصحابی وہ گروہ محمدؐ اور اصحابِ محمدؐ کی راہ اختیار کرنے والے ہوں گے۔

اصحابِ محمدؐ امت کے لئے موجبِ فلاح دارین ہیں، حضرت جابرؓ سے مروی ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس مسلمان کو آگ (یعنی دوزخ کی آگ) نہ چھوئے گی جس نے مجھ کو دیکھا ہو یا اس شخص کو دیکھا ہو جس (صحابی) نے مجھے دیکھا ہو۔[۱]

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آں حضورؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میرے اصحاب کھانے میں نمک کی مانند ہیں۔ کھانا اس وقت تک خوش ذائقہ نہیں ہوتا جب تک اس میں نمک نہ ڈالا جائے۔[۲]

اصحابِ محمدؐ امت کے لئے موجبِ امن اور موجبِ خیر و برکت ہیں۔ حضرت ابو بردہ اپنے والد ابو موسیٰؓ سے نقل کرتے ہیں کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا اور آپ اکثر وحی کی انتظار میں آسمان کی طرف دیکھا کرتے تھے اور فرمایا ستارے آسمان کے لئے امن کا سبب ہیں جب وقت یہ ستارے (مراد چاند سورج وغیرہ تمام ستارے) جاتے رہیں گے تو آسمان کے لئے وہ چیز آئے گی جس کا وعدہ کیا گیا ہے (یعنی آسمان کا پھٹنا اور لپٹنا) اور میں اپنے اصحاب کے لئے امن کا سبب ہوں جب میں چلا جاؤں گا تو میرے اصحاب پر وہ چیز نازل ہو گی جس کا وعدہ کیا گیا ہے (یعنی خیر کا خاتمہ اور شر کی اشاعت)[۳]

اصحابِ محمدؐ سے دشمنی و عداوت کے تلخ اور سنگین نتائج :۔

وہ اصحابِ محمدؐ جو دربارِ خدا اور نگاہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں نہایت مقبول و منظور ہیں، جن کیلئے

۱؎ ترمذی ۲؎ شرح السنۃ ۳؎ صحیح مسلم

جنتوں اور بہشتوں کے دروازے وا ہو چکے ہیں۔ جو الطافات و انعامات خداوندی سے نوازے گئے، جن کو جہنم سے نجات اور جنت میں داخلے کی سندات اور سرٹیفکیٹ دے گئے۔ نیز جو اسلام کی ترقی و تعمیر اور تقویت و استحکام کی علامت بنے، جو دیگر آیندگان کے لئے رشد و ہدایت اور فلاح دارین کا سبب ٹھہرے، جن کی تعریف و توصیف سابقہ کتب نے بھی کی (جس کا ذکر پہلے کیا جا چکا ہے) ایسے حاملین ستودہ صفات کے ساتھ بغض و عناد رکھنا خدا و رسول سے عناد رکھنا ہے، ان سے دشمنی اور عداوت رکھنا خدا و رسول سے عداوت رکھنا ہے، چنانچہ رہبر کامل محسن انسانیت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کی عزت و توقیر اور تعظیم و تکریم کرنے اور ان کو مطاعن کا نشانہ بنانے سے احتراز کرنے کی سخت تاکید اور تنبیہ فرمائی ہے۔

حضرت عبد اللہ بن مغفل رضی سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "خدا سے ڈرو اور پھر خدا سے ڈرو میرے اصحاب کے معاملے میں خدا سے ڈرو، اور پھر خدا سے ڈرو میرے اصحاب کے معاملے میں۔ (یعنی ان کے حق میں کوئی ایسی بات نہ کہو جو ان کی عزت و عظمت کے خلاف ہو اور ہمیشہ ان کی تعظیم و تکریم کرو) میرے بعد تم ان کو نشانہ مطاعن نہ بنانا اور توہین و تذلیل نہ کرنا۔ جو شخص ان سے محبت کرتا ہے میری محبت کے سبب ان کو محبوب رکھتا ہے اور جو شخص ان سے دشمنی رکھتا ہے مجھ سے دشمنی کے سبب ان کو دشمن رکھتا ہے (یعنی ان سے محبت و دشمنی مجھ سے محبت و دشمنی ہے) اور جس نے ان کو اذیت پہنچائی اس نے گویا مجھ کو اذیت پہنچائی اور جس شخص نے مجھ کو اذیت پہنچائی اس نے گویا خدا کو اذیت پہنچائی اور جس نے خدا کو اذیت پہنچائی خدا اس کو قریب ہی پکڑ لے گا۔ [1]

علاوہ ازیں اصحاب محمد سے بغض و عناد اور دشمنی و عداوت رکھنے کے تلخ اور سنگین نتائج، اعمال کی بربادی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مزید ارشادات سے بغور ملاحظہ فرمائیے

(۱) حضرت ابو سعید خدری رضی سے مروی ہے کہ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے صحابہ کو برا مت کہو اس لئے کہ اگر کوئی تم سے احد پہاڑ کے برابر سونا (خدا کی راہ میں) خرچ

---

[1] ترمذی

کرے تو صحابی کے ایک مُد[۱] یا آدھے مد کے ثواب کے برابر بھی اس کا ثواب ... ...
نہ ہوگا۔[۲]

(۲) حضرت عبداللہ بن عمرؓ کا بیان ہے کہ آپؐ نے فرمایا جب تم ان لوگوں کو دیکھو جو میرے اصحاب کو بُرا کہتے ہیں تو تم کہو کہ تمہارے اس بُرے فعل پر خدا کی لعنت ہو۔[۳]

(۳) حضرت جابرؓ سے مروی ہے کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا لوگ بڑھتے جائیں گے، اور میرے اصحاب گھٹتے جائیں گے، خبردار تم میرے صحابیوں کو بُرا نہ کہنا اللہ کی ان پر لعنت ہو جو میرے صحابہ پر تبرّا کرے۔[۴]

(۴) عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ آپؐ نے فرمایا ان پر خدا کی پھٹکار جو میرے صحابہ صحابہ کو گالیاں دیں۔[۵]

(۵) حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا جو میرے اصحاب پر تبرّا کرے اس پر خدا، فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہے۔[۶]

(۶) حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، لوگو! میرے اصحاب کو گالی نہ دینا، سنو! ان پر خدا کی پھٹکار ہے، جو میرے صحابہ کو گالیاں دے۔[۷]

(۷) حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو مخاطب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا" اے علی تو اور تیرے صحابی جنتی ہیں۔ تیری محبت کا دعوے کرنے والوں میں وہ قوم بھی ہے جو اسلام کو پھینک دے گی لیکن زبانی مسلمان ہونے کا دعوے کرے گی بظاہر قرآن پڑھے گی لیکن قرآن کا اثر حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ انھیں رافضی کہا جائے گا اگر تجھے وہ مل جائیں تو ان سے جہاد کرنا، وہ یقیناً مشرک ہیں" حضرت علیؓ نے پوچھا ان کی علامت کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا وہ مسلمانوں کے ساتھ جمعہ جماعت میں حاضر نہیں ہوں گے اور سلف اوّل صحابہؓ پر طعنہ زنی کریں گے۔[۸]

---

[۱] مد ایک پیمانہ ہے جس میں سیر بھر جو آتے ہیں۔ [۲] بخاری و مسلم [۳] ترمذی، [۴] ابو یعلیٰ، [۵] بزار، [۶] طبرانی، [۷] طبرانی فی الاوسط، [۸] طبرانی فی الاوسط